احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
213029
CPL 61
ایڈیٹر- عبدالسمیع خان

جمعرات یکم- جولائی 1999ء- 16 ربیع الاول 1420 ہجری- یکم وفا 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 146

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لقاء الٰہی

حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو شخص لقاء الٰہی کی آرزو رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے- اور جو لقاء الٰہی کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے-

(جامع ترمذی ابواب الزھد- باب من احب لقاء اللّٰہ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اصل بات یہی ہے کہ انسان کا دل خدا تعالیٰ کی خالص محبت سے اس طرح پر لبریز ہو جاوے جیسے کہ عطر کا شیشہ بھرا ہوا ہو اور خدا تعالیٰ اس سے خوش ہو جاوے- یہ مراد اگر مل جاوے تو اس سے بڑھ کر اور کوئی مراد نہیں ہے- جب اللہ تعالیٰ سے ایسا قرب اور تعلق ہو کہ اس کا دل اللہ تعالیٰ کا تخت گاہ ہو تو یہ ناممکن ہے کہ یہ اس کے انوار و برکات سے مستفیض نہ ہو اور اس کا کلام نہ سنے-

اگر چاہتے ہو کہ اس کا کلام سنو تو اس کا قرب حاصل کرو- مگر یہ یاد رکھو کہ اصل مقصود تمہارا یہ نہ ہو- ورنہ میرا اپنا یہی مذہب ہے کہ یہ بھی ایک قسم کا شرک ہو گا- کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی اور اس کی محبت کی غرض اصل تو یہ ہوئی کہ الہام ہوں یا کشوف ہوں اور پھر باریک طور پر اس کے ساتھ نفسانی غرض یہ ملی ہوئی ہوتی ہے کہ اس سے ہماری شہرت ہو- لوگوں میں ہم ممتاز ہوں- ہماری طرف رجوع ہو- یہ باتیں صافی تعلقات میں ایک روک ہو جاتی ہیں اور اکثر اوقات شیطان ایسے وقت پر قابو پا لیتا ہے- وہ باریک نفسانی غرض کو پا لیتا ہے- پھر نفسانی خواہشیں بھی آنے لگتی ہیں اور اس طرح پر آخر موقعہ پر شیطان ہلاک کر دیتا ہے- اس لئے نہایت امن کی راہ یہی ہے کہ انسان اپنی غرض کو صاف کرے اور خالصتاً روبخدا ہو- اس کے ساتھ اپنے تعلقات کو صاف کرے اور بڑھائے اور وجہ اللہ کی طرف دوڑے- وہی اس کا مقصود اور محبوب ہو اور تقویٰ پر قدم رکھ کر اعمال صالحہ بجا لاوے- پھر سنت اللہ اپنا کام آپ کرے گی- اس کی نظر نتائج پر نہ ہو بلکہ نظر تو اسی ایک نقطہ پر ہو- اس حد تک پہنچنے کے لئے اگر یہ شرط ہو کہ وہاں پہنچ کر سب سے زیادہ سزا ملے گی تب بھی اسی کی طرف جاوے- یعنی کوئی ثواب یا عذاب اس کی طرف جانے کا اصل مقصد نہ ہو- محض خدا تعالیٰ ہی اصل مقصد ہو- جب وفاداری اور اخلاص کے ساتھ اس کی طرف آئے گا اور اس کا قرب حاصل ہو گا تو یہ وہ سب کچھ دیکھے گا جو اس کے وہم و گمان میں بھی کبھی نہ گذرا ہو گا اور کشوف اور خواب تو کچھ چیز ہی نہ ہوں گے- پس میں تو اس راہ پر چلانا چاہتا ہوں اور یہی اصل غرض ہے-

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 77)

☆☆☆☆☆☆

ظِلّ اور اصل کی ایک لطیف مثال

دعویٰ کے ابتدائی زمانہ کی بات ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوری سے فرمایا:-

"ایک بادشاہ نے ایک نہایت اعلیٰ درجہ کے کاریگر سے کہا کہ تم اپنے ہنر اور کمال کا مجھے نمونہ دکھاؤ.... پھر اس بادشاہ نے ایک دوسرے اعلیٰ درجہ کے کاریگر سے کہا کہ تم بھی اپنے کمال کا اعلیٰ ترین نمونہ پیش کرو اور ان دونوں کے درمیان اس بادشاہ نے ایک حجاب حائل کر دیا- کاریگر نمبر اول نے ایک دیوار بنائی اور اس کو نقش و نگار سے اتنا آراستہ کیا کہ بس حد کر دی دوسرے کاریگر نے ایک دیوار بنائی مگر اس کے اوپر کوئی نقش و نگار نہیں کئے لیکن اس کو ایسا صاف کیا اور چمکایا کہ ایک مصفا شیشے سے بھی اپنے صیقل میں بڑھ گئی بادشاہ نے پہلے کاریگر سے کہا کہ اپنا نمونہ پیش کرو چنانچہ اس نے وہ نقش و نگار سے مزین دیوار پیش کی اور سب دیکھنے والے اسے دیکھ کر دنگ رہ گئے- پھر بادشاہ نے دوسرے کاریگر سے کہا کہ اب تم اپنے کمال کا نمونہ پیش کرو اس نے عرض کیا کہ یہ حجاب درمیان سے اٹھا دیا جاوے- چنانچہ بادشاہ نے اسے اٹھوا دیا تو لوگوں نے دیکھا کہ بعینہٖ اسی قسم کی دیوار جو پہلے کاریگر نے تیار کی تھی دوسری طرف بھی کھڑی ہے

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 291-292 از صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب طبع دوم قادیان 1935ء)

اس لطیف مثال کی روشنی میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے درج ذیل اشعار پر غور کیا جائے تو ذوق سلیم وجد کر اٹھتا ہے-

دلبرا! مجھ کو قسم ہے تیری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے
بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دل میں یہ ترا نقش جمایا ہم نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
ایڈیٹر-عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

الفضل انٹرنیشنل سے

سڈنی (آسٹریلیا) کے دو مقامی اخبارات میں

احمدیت کا تذکرہ

حال ہی میں سڈنی (بلیک ٹاؤن سٹی) کے دو مقامی اخبارات میں جماعت احمدیہ کا جلی حروف میں مع فوٹوز ذکر آیا ہے۔ "بلیک ٹاؤن سٹی گارڈین" نے 24- مارچ 1999ء کی اشاعت میں جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے جلسہ سالانہ کی خبر دی جو دو تا چار اپریل منعقد ہوا- اس نے لکھا کہ "چار صد سے زیادہ (احمدی) آسٹریلیا بھر سے مارسڈن پارک میں جماعت احمدیہ کے پندرھویں جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے جمع ہو رہے ہیں- یہ جلسہ اسی جلسہ کی ایک شاخ ہے جو سب سے پہلے حضرت مرزا غلام احمد بانی جماعت احمدیہ نے 1891ء میں قادیان میں منعقد فرمایا تھا- ایسوسی ایشن کے نمائندوں نے کہا کہ یہ جلسہ کوئی دنیاوی میلہ یا جشن نہیں ہے نہ یہاں پر کوئی پھلجھڑیاں چھوڑی جائیں گی- یہ ایک روحانی تقریب ہے جس میں ہم تربیتی امور پر تقریریں سنیں گے کہ ہم کس طرح بہتر زندگی گزار سکتے ہیں اور انسانیت کی خدمت کر سکتے ہیں- دین سوشل اور اجتماعی زندگی پر بہت زور دیتا ہے- بانی سلسلہ احمدیہ نے ایسے کاموں کا آغاز کیا جس سے خدا کی توحید' ایمان اور حکمت کا بول بالا ہو- انہی کاموں میں سے ایک جلسہ سالانہ کا انعقاد بھی ہے-

تحریک احمدیہ ہندوستان سے شروع ہوئی بعد میں ہیڈ کوارٹر پاکستان منتقل کرنا پڑا اور آج کل اس کا ہیڈ کوارٹر عملاً لندن میں ہے (جہاں امام جماعت قیام پذیر ہیں) پہلا احمدی آسٹریلیا میں 1897ء میں آیا لیکن 1960ء تک یہاں اتنے احمدی پہنچ چکے تھے کہ ایک جماعت کا قیام عمل میں لایا جاسکے-"

دوسرے اخبار "بلیک ٹاؤن ایڈووکیٹ" نے اپنی اشاعت 10- مارچ 1999ء میں یہ خبر دی

باقی صفحہ 7 پر

گذرے زمانے کی یاد

تعارف

نادر کاکوروی کی اس نظم کا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ایم ٹی اے پر ذکر فرمایا اور یہ نظم ترنم سے پڑھی گئی- نادر کاکوروی کی شاعری جذبات نگاری کی اعلیٰ مثال ہے- نادر اپنے معاصرین کی طرح انگریزی شاعری سے بہت متاثر ہوئے ہیں- ان کی یہ نظم بھی معروف انگریزی شاعر "طامس مور" کی ایک انگریزی نظم کا ترجمہ ہے- لیکن ترجمہ کے باوجود اس کی روح شعریت برقرار ہے اور اس میں جذبات نگاری' دل کشی اور دل آویزی پوری طرح جلوہ گر ہے- نادر کی تاریخ وفات 1912ء ہے-

اکثر شبِ تنہائی میں   کچھ دیر پہلے نیند سے
گذری ہوئی دلچسپیاں   بیتے ہوئے دن عیش کے
بنتے ہیں شمعِ زندگی   اور ڈالتے ہیں روشنی
میرے دلِ صد چاک پر

وہ بچپن اور وہ سادگی   وہ رونا وہ ہنسنا کبھی
پھر وہ جوانی کے مزے   وہ دل لگی وہ قہقہے
وہ عشق وہ عہدِ وفا   وہ وعدہ اور وہ شکریہ
وہ لذتِ بزم طرب یاد آتی ہے اک ایک سب   دل کا کنول جو روز و شب رہتا شگفتہ تھا سو اب

اس کا یہ ابتر حال ہے   اک سبزۂ پامال ہے
اک پھول کملایا ہوا   سوکھا ہوا' بکھرا ہوا
روندا پڑا ہے خاک پر

یوں ہی شبِ تنہائی میں   کچھ دیر پہلے نیند سے
گذری ہوئی ناکامیاں   بیتے ہوئے دن رنج کے
بنتے ہیں شمعِ زندگی   اور ڈالتے ہیں روشنی
ان حسرتوں کی قبر پر

جو آرزوئیں پہلے تھیں   پھر غم سے حسرت بن گئیں
غم دوستوں کے فوت کا   ان کی جوانا موت کا
لے دیکھ شیشے میں مرے   ان حسرتوں کا خون ہے
جو گردشِ ایام سے جو قسمتِ ناکام سے   یا عیش غم انجام سے مرگِ بت گل فام سے
خود دل میں میرے مر گئیں   کس طرح پاؤں میں حزیں
قابو دلِ صد چاک پر

جب آہ ان احباب کو   میں یاد کر اٹھتا ہوں جو
یوں مجھ سے پہلے اڑ گئے   جس طرح طائر باغ سے
یا جیسے پھول اور پتیاں   گر جائیں سب قبل از خزاں
اور خشک رہ جائے شجر

اس وقت تنہائی مری   بن کر مجسم بے کسی
کر دیتی ہے پیشِ نظر   ہُو حق سا اک ویران گھر
برباد جس کو چھوڑ کر   سب رہنے والے چل بسے
ٹوٹے کواڑ اور کھڑکیاں   چھت کے ٹپکنے کے نشاں
پرنالے ہیں روزن نہیں یہ حال ہے آنگن نہیں   پردے نہیں چلمن نہیں اک شمع تک روشن نہیں
میرے سوا جس مین کوئی   جھانکے نہ بھولے سے کبھی
وہ خانۂ خالی ہے دل   پوچھے نہ جس کو دیو بھی
اجڑا ہوا ویران گھر

یوں ہی شبِ تنہائی میں   کچھ دیر پہلے نیند سے
گذری ہوئی دلچسپیاں   بیتے ہوئے دن عیش کے
بنتے ہیں شمع زندگی   اور ڈالتے ہیں روشنی
میرے دلِ صد چاک پر

نادر کاکوروی

(مرسلہ پروفیسر محمد ثناء اللہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

قسط دوم آخر

وے صورتیں الٰہی کس دیس بستیاں ہیں

اردو کی خود نوشت سوانح عمریوں میں احمدی احباب کا ذکر

سیلیوٹ

بریگیڈئر صدیق سالک کی خود نوشت "سیلیوٹ" ان کی وفات کے بعد شائع ہوئی۔ اس میں ان کی فوجی زندگی کے آغاز سے لے کے سقوط مشرقی پاکستان کے حالات ہیں۔ اس کے بعد کے حالات صدیق سالک نے رپورتاژ کی صورت میں لکھے۔ ہمہ یاراں دوزخ اور میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا۔ سیلیوٹ میں اپنی کپتانی کے زمانہ کی بات لکھتے ہیں کہ سیالکوٹ چھاؤنی میں پنجاب رجمنٹ کو قومی پرچم عطا کئے جانے کی تقریب تھی جس میں جنرل اختر ملک بھی شریک تھے۔ لکھتے ہیں: "ناشتے کی میز پر میری ملاقات میجر جنرل اختر حسین ملک سے ہوئی۔ انہوں نے تعارف میں پہل کی۔ میری ذات میں گہری دلچسپی لی اور کئی سوالات پوچھے یعنی کتنی تعلیم پائی فوج میں کب آئے فوج کیسی لگی پی آر کا محکمہ کیسا ہے؟ وغیرہ وہیں ناشتے کی میز پر انہوں نے انکشاف کیا کہ وہ اپنی سٹاف کار میں راولپنڈی جا رہے ہیں (وہ ان دنوں جی او سی مری تھے) انہوں نے مجھ سے کہا

Capt. Salik! would you like to give me the pleasure of your company upto Rawalpindi

یعنی کیپٹن سالک! کیا راولپنڈی تک آپ مجھے اپنی محبت سے نوازیں گے۔" (میں تو اس کا ترجمہ یوں کرتا کہ کیا آپ راولپنڈی تک مجھے اپنی رفاقت کا شرف بخشیں گے) جملہ معترضہ کے طور پر کسی کا شعر یاد آگیا اور اس موقعہ کی مناسبت سے کیا خوب ہے:

"آپ سے جھک کے جو ملتا ہو گا
اس کا قد آپ سے اونچا ہو گا۔"

لکھتے ہیں: "میں نے سوچا یہ جرنیل غیر روایتی قسم کا ہے کیونکہ ابھی فوج کے متعلق میرا تاثر یہ تھا کہ یہاں رینک اور سینیارٹی کا احساس ہر چیز پر غالب رہتا ہے..... راستے میں وہ مجھ سے میرے پیشے کے متعلق باتیں کرتے رہے مثلاً آج کل کون سے جاپانی کیمرے مقبول ہیں اور وہ جرمن کیمروں کے مقابلے میں کیسے ہیں...... پھر اسی حوالے سے انہوں نے جنگی وقائع نگار اور جنگی فلموں کا ذکر چھیڑ دیا اور مجھے اعتراف ہے کہ ان تمام موضوعات پر ان کی معلومات مجھ سے کہیں زیادہ جدید اور معتبر تھیں۔ میں ایک عرصے تک اس سفر کے نشے میں رہا اور کئی دوستوں سے جنرل اختر ملک کی گفتگو اور وسیع معلومات کا ذکر کرتا رہا"

پھر لکھتے ہیں "اقوام متحدہ کی طرف سے ایک ٹیم آئی جو کشمیر کے پس منظر میں ایک فلم بنانا چاہتی تھی...... مجھے اس ٹیم کے ساتھ جی ایچ کیو کی طرف سے رابطہ افسر مقرر کیا گیا اور درپردہ یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ ذرا خیال رکھنا یہ واقعی فلم بنانے آئے ہیں یا فلم کے پردے میں کسی اور مشن پر ہیں۔ اس ٹیم نے جی ایچ کیو کی بریفنگ کے بعد اپنے دورے کا آغاز ڈویژن ہیڈ کوارٹر مری سے کرنا تھا اور سیز فائر لائن کے ساتھ ساتھ ایک ہفتے تک اپنا سفر مکمل کرنا تھا۔ حسب معمول ایک دن پہلے ڈویژن ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا۔ جی او سی میجر جنرل اختر حسین ملک نے مجھے فوراً پہچان لیا۔ بڑے تپاک سے ملے اور اپنے ساتھ ٹی بریک میں لے گئے جہاں انہوں نے اپنے افسروں سے میرا تعارف کروایا اور میرے متعلق کئی ایسے تعریفی جملے کہہ ڈالے جن کا میں مستحق نہ تھا...... جنرل صاحب نے فرمایا کہ آج آپ کوئی اور اہم کام نہیں کر رہے تو آیئے ہماری بریفنگ میں شامل ہو جایئے...... آخر میں سوال و جواب شروع ہوئے تو ایک آفیسر نے کہا "سر' سیز فائر لائن پر بھارتی فائرنگ کا منہ توڑ جواب تو ہم بھی دے سکتے ہیں مگر اقوام متحدہ کے مبصر ہیں جو خلاف ورزیوں کی گنتی رکھتے جاتے ہیں۔ اور پھر جی ایچ کیو ہماری باز پرس کرتا ہے کہ ہم نے اتنی خلاف ورزیاں کیوں کیں؟" جنرل اختر حسین ملک کا جواب جرنیلی اپچ کا حامل تھا انہوں نے فرمایا "میں نے آپ کو یہ کام سونپ رکھا ہے کہ سیز فائر لائن کو ٹھنڈا نہ پڑنے دو۔ یہ بین الاقوامی سرحد نہیں سیز فائر لائن ہے اسے ہر وقت ہاٹ رکھو جی ایچ کیو کو جواب دینا آپ کا کام نہیں میرا کام ہے میں اس سے نپٹ لوں گا۔"

جنرل اختر حسین ملک سے یہ میری دوسری ملاقات تھی میرا تاثر یہ تھا کہ یہ فوجی لیڈر غیر معمولی صلاحیتوں کا مالک ہے۔ یہ لکیر کا فقیر نہیں کچھ کر گذرنے کا ملکہ رکھتا ہے اسے آئندہ سالوں میں نظر میں رکھنا چاہئے کہ اس کی ابلتی ہوئی صلاحیتیں کس طرف اظہار پاتی ہیں۔" (صفحہ 50 تا 53 جستہ جستہ)

آگے چل کر جنگ ستمبر 1965ء کے سلسلہ میں لکھتے ہیں: "ہم نے دبی دبی زبان میں سنا کہ مقبوضہ کشمیر والی سکیم دو...... دوستوں یعنی ذوالفقار علی بھٹو اور میجر جنرل اختر حسین ملک کی تیار کردہ تھی۔ ایک کی سیاسی بصیرت اور دوسرے کی عسکری ذہانت نے یہ نتیجہ اخذ کیا تھا کہ جونہی باہر سے تھوڑی سی تحریک ہوگی مقبوضہ کشمیر کے لوگ ہندوستان کے استعماری تسلط کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے...... اور بالآخر مقبوضہ کشمیر غلامی کی زنجیریں توڑ کر پاکستان کے ساتھ شامل ہو جائے گا۔ پتہ نہیں اس خواب میں حقیقت کا کتنا رنگ تھا لیکن یہ خواب یقیناً بہت سے پاکستانیوں کی امنگوں کا آئینہ دار تھا" (صفحہ 78)۔ سالک صاحب کا بیان جاری ہے: "ہم چھمب کی بریفنگ کے بعد دریائے توی کو پار کرتے ہوئے جوڑیاں پہنچے جس کی اخباروں میں بڑی دھوم سنی تھی..... فیلڈ لنچ کے بعد سبز چائے پر بے تکلفانہ گفتگو ہوتی رہی جس کے دوران چند ایسے سوالات ابھرے جن کے جوابات ہنوز واضح نہیں ہیں۔ مثلاً (1) کہ ستمبر کے ابتدائی دنوں میں اکھنور کی جانب پاک فوج کی پیش قدمی کیوں روک دی گئی اور (2) عین لڑائی کے دوران میجر جنرل اختر حسین ملک کو کمانڈ سے ہٹا کر میجر جنرل یحیٰی خان کو ان کی جگہ کیوں لگایا گیا؟ وغیرہ" (صفحہ 84-85)

شام کی منڈیر سے

ڈاکٹر وزیر آغا' اردو کے نامور ادیب' نقاد اور شاعر ہیں۔ ان کی خود نوشت "شام کی منڈیر سے" کے نام سے موسوم ہے۔ جھنگ میں ڈاکٹر عبدالسلام اور وزیر آغا ایک ہی ادارہ میں تھے۔ آغا صاحب لکھتے ہیں: "جلسہ تقسیم انعامات میں سب سے زیادہ انعامات ایک چھوٹے قد کے لڑکے کو ملے جو اس وقت میٹرک کا طالب علم تھا۔ اسے انعام میں کتابوں کا اتنا بڑا ڈھیر ملا کہ اس سے اٹھایا نہیں جاتا تھا۔ کالج کے بیشتر اساتذہ کھسر پھسر کر رہے تھے کہ یہ لڑکا تو جینئس ہے۔ ریاضی اور سائنس اس کے مضامین تھے جن میں وہ اپنی کلاس سے میلوں بلکہ صدیوں آگے تھا۔ اس لڑکے کا نام عبدالسلام تھا برسوں بعد اسے طبعیات کا نوبل انعام ملا اور وہ دنیا بھر میں مشہور ہو گیا۔ میں کالج میگزین کا مدیر تھا مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے اس میں عبدالسلام کا ایک اردو ڈرامہ بھی شائع کیا تھا مگر افسوس کہ میرے پاس اس رسالہ کا کوئی نسخہ موجود نہیں۔ پچھلے دنوں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے مجھے پیغام بھیجا کہ میں انہیں وہ پرچہ مہیا کروں جس میں وہ ڈرامہ چھپا تھا مگر میں یہ پرچہ کہاں سے لاتا۔ کالج کی لائبریری میں بھی اس میگزین کا کوئی شمارہ محفوظ نہیں۔ سنا ہے کہ 1950ء کے بعد ایک بار دریائے چناب کے سیلاب نے کالج کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ دوسری کتابوں کے علاوہ کالج میگزین (میگزین کا نام بھی چناب تھا) کے سارے پرچے بھی دریا برد ہو گئے تھے۔" (صفحہ 39)

ضمیر حاضر ضمیر غائب

ضمیر جعفری صاحب کی خود نوشت تو چھپی نہیں مگر ان کی ڈائری "ضمیر حاضر ضمیر غائب" میں بہت سے احمدی احباب کا مختصر ذکر ہے۔ پہلے فیض چنگوی صاحب کا کہ شملہ میں دوسرے دوست چھٹی پر گئے ہوئے تھے "ان کی غیر حاضری میں چوہدری فیض عالم چنگوی رات کو میرے ہاں آکر سوتے ہیں۔ آپ گوجر خان کے قریب چنگا گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ بہت پر گو شاعر۔ اخلاقی شاعری کے ماہر' چٹکی بجاتے میں شعر کہہ لیں۔ پرانے کلام سے بیاضیں بھری پڑی ہیں ہر روز دو ایک تازہ نظموں کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ رات کے ایک دو بجے تک کلام سناتے ہیں "چنگی" رونق رہتی ہے۔ باہر برف باری اندر فیض عالم چنگوی۔ ع

کشادہ دست کرم جب وہ بے نیاز کرے!

پھر جنرل اختر حسین ملک صاحب کے خسر (چوہدری عبدالغفور صاحب) کا اتنا سا ذکر کہ ضمیر صاحب کی والدہ محترمہ شملے گئی ہوئی تھیں اور "روزانہ کا سودا سلف چوہدری عبدالغفور صاحب (لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک کے خسر جو ہمارے پڑوس میں رہتے تھے) کے بچے لا دیتے تھے۔" (صفحہ 49)

خواب باقی ہیں

پروفیسر آل احمد سرور کی خود نوشت "خواب باقی ہیں" انڈیا میں چھپی ہے۔ اس میں مشہور احمدی ادیب ڈاکٹر اختر اورینوی کا ذکر خیر ہے۔ سرور صاحب لکھتے ہیں: "پٹنہ میں میرا قیام کلیم الدین احمد صاحب کے یہاں تھا پھر اختر اورینوی ملنے آئے اور انہوں نے دیکھا کہ ہم دونوں خاموش بیٹھے ہوئے ہیں تو مجھے اپنے یہاں لے گئے۔ بعد میں جب بھی پٹنہ جانا ہوا میں اختر اورینوی کے ہاں ہی ٹھہرا۔ اختر اورینوی پٹنہ کالج اور بعد کو پٹنہ یونیورسٹی میں اردو کے استاد تھے۔ پڑھے لکھے آدمی تھے۔ افسانہ نگار کی حیثیت سے بھی ان کی خاصی شہرت تھی بہت اچھے خطیب بھی تھے۔ ان کی بیوی شکیلہ اختر بھی ایک ممتاز افسانہ نگار تھیں۔ دونوں میاں بیوی ہر وقت میری خاطر میں لگے رہتے تھے۔" (صفحہ 119)

پھر لکھتے ہیں: "بڑے اچھے خطیب تھے ایک مرتبہ پٹنے کے گوردوارے میں انہوں نے گرو گوبند پر ایسی اچھی تقریر کی کہ انکو ایک کرپان نذر کی گئی..... اختر قادیانی تھے ایک دفعہ جب میں رخصت ہونے لگا تو اپنے چھوٹے بھائی فضل سے کہہ کر کچھ قادیانی لٹریچر میرے بکس میں رکھوا دیا مجھ سے کہا کچھ نہیں" (صفحہ 325)

جوش ملیح آبادی کی خود نوشت اردو کی نمایاں خود نوشتوں میں سے ہے۔ اس میں جوش صاحب نے ایک دوست کا ذکر کیا جنہیں احمدی بیان کیا ہے مگر میری ان سے شناسائی نہیں نہ ان کے خاندان سے تعارف حاصل ہے کہ ان کے احمدی ہونے کی خود بھی تصدیق کر سکوں۔ بہرحال جوش صاحب نے جہاں اپنے تکلف اور گہرے دوستوں کا ذکر کیا ہے وہاں ان کے بارہ میں خصوصی شذرہ لکھا ہے۔ لکھتے ہیں: "میاں محمد صادق! دراز قامت' ژرف نگاہ' شب رنگ' صباح طینت' لاہور کے باشندے...... عقیدے کے لحاظ سے قادیانی' نواہی سے بیزار' اوامر کے پابند' نماز پنجگانہ کے بغیر سانس لینے کو گناہ سمجھنے والے' سخن سنج' شاعر نواز' اخلاص شعار' مردم شناس'

باقی صفحہ () پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد احمد صاحب

چوتھی صدی کے مشہور محدث- ابن حبان

آپ کی کنیت ابو حاتم ہے اور نام محمد بن حبان بن احمد حبان بن معاذ بن معبد ہے۔ نسب زید مناۃ بن تمیم تک پہنچتا ہے اس وجہ سے آپ تمیمی ہیں اور بُستی بھی کہلاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ سیستان میں جو شہر بست ہے اس کے رہنے والے تھے۔ نسائی کے شاگرد ہیں۔ ابو یعلیٰ موصلی اور حسن بن سفیان اور ابو بکر بن خزیمہ سے بھی جو صاحب صحیح ہیں آپ نے تلمذ حاصل کیا اور خراسان سے مصر تک سیر کر کے ہر عالم کے فیض سے مستفیض ہوئے علم حدیث کے علاوہ دوسرے علوم بھی جانتے تھے۔ فقہ' لغت و طب اور نجوم میں کامل مہارت رکھتے تھے' حاکم نے بھی آپ کی شاگردی اختیار کر کے آپ سے علم حاصل کیا ہے۔ خود ابن حبان نے بیان کیا ہے کہ یہ خیال ہوتا ہے کہ ہم نے دو ہزار شیوخ سے حدیث لکھی ہے۔

"آپ سے حاکم کے علاوہ منصور بن عبد اللہ' خالدی' ابو معان عبد الرحمان بن محمد بن رزق اللہ ابو الحسن محمد بن احمد بن ھارون زوزنی' محمد بن احمد بن منصور نوقاتی اور دوسرے بہت سے علماء روایت کرتے ہیں۔

ابو سعد ادریسی کہتے ہیں کہ آپ دیر تک سمرقند کے عہدہ قضاء پر فائز رہے۔ دین کے فقیہ اور احادیث نبویہ کے حافظ تھے۔ طب' نجوم اور دیگر بہت سے علوم کے جاننے والے تھے' المسند الصحیح' تاریخ اور کتاب الضعفاء آپ کی مشہور تصانیف ہیں آپ سمرقند میں لوگوں کو فقہ و حدیث کی تعلیم دیا کرتے تھے حاکم کہتے ہیں کہ ابن حبان فقہ' لغت اور حدیث میں علم کا خزانہ تھے' وعظ خوب کہتے تھے اور عقلمند انسانوں میں شمار ہوتے تھے۔ نیشاپور آئے اور عبد اللہ بن شیرویہ اور دیگر محدثین سے سماع کیا پھر بخارا چلے گئے اور عمر بن محمد بن بجیر سے استفادہ کیا۔ ازاں بعد تین سو جو نتیس ہجری میں دوبارہ نیشاپور آئے اور سمرقند کے قاضی بن گئے پھر تین سال کے بعد 337ھ میں نیشاپور آگئے اور یہاں ایک خانقاہ تعمیر کی اور ان سے طالبان علم نے ان کی ساری تصنیفات پڑھیں پھر 340ھ میں اپنے وطن خراسان چلے گئے اور ان سے کتابیں پڑھنے کے لئے طلباء کے قافلے ان کی طرف رواں دواں نظر آنے لگے"

صاحب کتاب ظہر الاسلام خراساں و ماوراء النہر کا ذکر کرتے ہوئے اور ان کی خصوصیات گناتے ہوئے اور یہ بتاتے ہوئے کہ بہت سے علماء کا تعلق ان علاقوں سے ہے لکھتے ہیں۔

"جیسا کہ ان بلاد نے بہت سے ایسے علماء کو جنم دیا ہے جو فقہ میں اجتہاد کی حد تک پہنچے مثلاً ابو حاتم محمد بن حبان التمیمی السمرقندی جو ایک بہت بڑے امام ہیں اور حدیث اور جرح و تعدیل میں بہت سی کتب کے مصنف ہیں۔ آپ نے مختلف ممالک و بلاد میں گھوم پھر کر علم حاصل کیا اور آپ کا اپنا کہنا یہ ہے کہ ہم نے شاش اور اسکندریہ کے درمیان شاید ایک ہزار شیوخ سے علم حاصل کیا۔ اور آپ سمرقند کے قاضی مقرر ہوئے مختلف لوگوں نے آپ سے علم حاصل کرنے کے لئے بہت سے سفر اختیار کئے۔ رجال حدیث اور جرح و تعدیل میں بہت سے محدثین آپ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور آپ کا حوالہ دیتے ہیں۔

ایک اور صاحب نے آپ کی تعریف یوں کی ہے۔

"ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی اپنے زمانہ کے امام ہیں۔ شاش اور اسکندریہ کے درمیان کوئی شخص آپ کی تصانیف سے آگے نہیں بڑھ سکا۔"

تصانیف

آپ بہت سی کتب کے مصنف ہیں ان میں سب سے بڑی تصنیف حدیثوں کا ایک مجموعہ ہے جو صحیح ابن حبان کے نام سے مشہور ہے اور اپنی موضوعی ترتیب کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس کا نام کتاب التقاسیم والانواع بھی بتایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دو اور کتابیں رواۃ حدیث پر ہیں. یعنی "کتاب الثقات" جسے ابن الجرا الھیثمی نے از سر نو مرتب کیا۔ اور مشاہیر علماء الامصار ہیں۔ ایک اور کتاب روضۃ العقلاء ونزھۃ الفضلاء کے نام سے اخلاق کے موضوع پر لکھی۔

بعض ظاہر پرست اور سطحی نظر والوں نے آپ کو ملحد اور زندیق بھی قرار دیا ہے اور آپ کے ایک قول کی وجہ سے آپ کی شکایت خلیفہ وقت کے پاس بھی کی شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی لکھتے ہیں۔

"چونکہ ابن حبان نے اپنی بعض کتابوں میں یہ بیان کیا ہے کہ النبوۃ العلم والعمل یعنی نبوت علم و عمل کا نام ہے اس وجہ سے وہ سخت مصیبت میں مبتلا ہوئے اس زمانہ کے آدمیوں نے اس کا انکار کیا اور ان کو زندیق بتایا ان سے روایت حدیث اور ملاقات ترک کر دی خلیفہ وقت تک بھی قصہ پہنچایا گیا اور خلیفہ نے تحقیق کر کے ان کے قتل کا حکم دے دیا نوبت بہ اینجا رسید کہ بعض ثقات محدثین بھی ان کے حق میں کہنے لگے کہ یہ فلسفی ہے لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ ان کا یہ کلام عقائد حقہ سے چنداں دور نہیں ہے کیونکہ ان کی مراد یہ نہیں تھی کہ نبوت ایک کسبی چیز ہے اس کو علم و عمل کی ریاضت سے حاصل کر سکتے ہیں جیسا کہ فلاسفر کہتے ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ نبوت کے لئے ایسا نفس ناطقہ چاہئے جو علم و عمل میں بیّن زیادتی رکھتا ہو اس کے بعد وھبی طریق سے اس کو نبوت عطا ہوتی ہے چنانچہ کلام مجید کی اس آیت میں بھی اس طرف اشارہ ہے کہ اپنی رسالت و پیغمبری جس کو دیتا ہے اس کو خوب جانتا ہے۔ اس بات کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ ذھبی ابن حبان کے حق میں ایک اور دلیل دیتے ہیں فرمایا۔

"میں کہتا ہوں اس دعویٰ کی بھی ایک اچھی توجیہ ہو سکتی ہے اور وہ یہ کہ ان کا مقصد یہ نہیں ہے کہ نبوت علم اور عمل میں منحصر ہے جس طرح حج وقوف عرفہ کا نام ہے سے یہ لازم نہیں آتا کہ کوئی شخص حج کے دوسرے ارکان ادا کئے بغیر حاجی بن سکتا ہے اسی طرح نبوت کو علم و عمل سے تعبیر کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ کوئی آدمی صرف علم و عمل سے نبی بن سکتا ہے بلکہ الحج عرفہ کہہ کر حج کا رکن اعلیٰ بیان کیا گیا ہے اسی طرح نبوت علم و عمل ہے کہہ کر ایک نبی کی کامل ترین صفت کا اظہار کیا گیا ہے کہ نبی کے لئے عالم اور عامل ہونا ضروری ہے کیونکہ کوئی بے علم اور بے عمل شخص نبی نہیں ہو سکتا اور نہ یہ بدیہی بات ہے کہ نبوت ایک وھبی چیز ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس عالم باعمل بندے کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ انسان کے کسب و ریاضت کو اس میں قطعاً دخل نہیں ہے اس سے علم نافع اور عمل صالح پیدا ہوتا ہے بہرحال یہ امر واقعہ ہے کہ امام ابن حبان سے نبوت کی جو تعبیر منقول ہے یہ محض ایک فلسفیانہ موشگافی ہے اس کا اطلاق صحیح نہیں۔"

امام ابن حبان تقریباً 80 سال عمر پا کر شوال 357ھ میں فوت ہوئے۔

حافظ ذھبی کہتے ہیں۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت ابو مسعود انصاری کی یہ حدیث ملی ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی نبوت سے جو چیزیں باقی رہ گئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب تم شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ دو تو پھر جو چاہو کرو"

تبصرہ

ربوہ

مرتبہ: عطیہ عارف صاحبہ

لجنہ اماء اللہ لاہور نے ربوہ کے قیام کے 50 سال پورے ہونے کے موقع پر یہ کتاب شائع کی ہے۔ مرتبہ مکرمہ عطیہ عارف صاحبہ پیش لفظ میں لکھتی ہیں "میں نے کوشش کی ہے کہ اس بستی کی آباد کاری کا نظارہ لفظوں میں دکھاؤں تا پڑھنے والے تصور کی آنکھ سے دیکھ کر اندازہ لگا سکیں کہ واقعی خدا تعالیٰ کی رحمت اور اس کا فضل شامل حال ہو تو ناممکن کام بھی ممکن بن سکتا ہے"

عرض حال میں مکرمہ امتہ الشکور صاحبہ نائبہ سیکرٹری اشاعت لجنہ لاہور نے لکھا' اس شہر بے مثال ربوہ کی تعمیر کے دوران جماعت احمدیہ کن مشکلات سے گزری اور بلحاظ تعمیر اور عام تعلیم اس کو مکمل شہر بننے میں کن مراحل سے گذرنا پڑا ان امور کا مختصر سا خاکہ مصنفہ کتاب ہذا محترمہ عطیہ عارف صاحبہ نے اس کتاب میں پیش کیا ہے۔"

اس کتاب میں مصنفہ نے ربوہ کی تعمیر کی ابتدائی تقریب 20 ستمبر 1948ء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دعائیں۔ میٹھے پانی کا الہام الٰہی کے ذریعے حصول' حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ربوہ میں قیام کے لئے تشریف آوری 19- ستمبر 1949ء ابتدائی طور پر کچے مکانات میں رہائش' پہلی بیت' بیت المبارک کا سنگ بنیاد 13- اکتوبر 1949ء بیت اقصیٰ کی تعمیر 1966ء ریلوے اسٹیشن کا قیام 3- مارچ 1949ء کچی بارک میں فضل عمر ہسپتال کا قیام 12- اپریل 1949ء - لنگر خانہ کا قیام پھر اس کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد 1964ء۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ذاتی کوٹھی کی بنیاد 30- مئی 1950ء پہلے تعلیمی ادارے ٹی آئی ہائی سکول کی تعمیر کا آغاز 31- مئی 1950ء' ذیلی تنظیموں کے دفاتر کی تعمیر' دار الاقامہ' بیوت الحمد کالونی کی تعمیر کے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔

ربوہ کی تعمیر کے موقع پر روزنامہ سفینہ کی 18- نومبر 1948ء کے شمارہ میں جماعت احمدیہ کے نئے مرکز کے قیام پر ان کے تعریفی تاثرات بھی درج کئے گئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تعمیر ربوہ کے بارے میں جو ایمان افروز ارشادات بیان فرمائے وہ بھی کتاب میں شامل ہیں۔

اس کے علاوہ ربوہ کا پہلا بھٹہ' کچی عمارت میں قائم ہونے والا پوسٹ آفس 14- جنوری 1949ء' پہلا ٹیلی فون کنکشن 21- مئی 1951ء' ربوہ میں بجلی آنے کا سن 1954ء ہے جب بیت مبارک میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے پہلا بلب روشن کیا۔

ربوہ کے اطراف میں سیلاب آنے پر 1955ء میں اہل ربوہ کا امدادی کام اور اس پر پشاور کے ہفت روزہ قلندر کی تحریر پہلی پولیس چوکی کا قیام 1958ء' پہلے جلسہ سالانہ کا انعقاد اپریل 1948ء اور ابتدائی جلسوں کی ایک جھلک ہفت روزہ اقدام کے 5- جنوری 1953ء کے حوالے سے' بہشتی مقبرہ کا قیام اور پہلی قبر' تعلیم الاسلام کالج کا قیام 7- نومبر 1954ء پہلے زنانہ کالج جامعہ نصرت کا قیام 1951ء' ربوہ میں پریس کا قیام 1954ء اور ربوہ سے الفضل کی اشاعت کا آغاز پہلا پرچہ 31- دسمبر 1954ء کو شائع ہوا۔ خلافت لائبریری کی جدید عمارت کی تعمیر 1970ء' ذیلی تنظیموں کے اجتماعات' جدید طرز کے سوئمنگ پول کا سنگ بنیاد 1984ء میں رکھا گیا۔ گلشن احمد نرسری کا افتتاح 1984ء میں عمل میں آیا' خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے گیسٹ ہاؤسز کی تعمیر 1983ء'

غرضیکہ یہ مختصر سی کتاب جو 34 صفحات پر مشتمل ہے اس بستی کی ساری تاریخ اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ محترمہ عطیہ عارف کا طرز تحریر نہایت دلکش اور رواں دواں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو بہتوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائے آمین کتابت کمپیوٹر کی ہے اور طباعت بڑی دلکش ہے۔ یہ کتاب گلیکسی فور پرنٹرز نے شائع کی ہے اور ناشر ہیں عامر مشہود صاحب۔

تبصرہ۔ کے۔ ایس۔ حق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شعرائے اردو ادب

راشد متین احمد صاحب

مومن- باکمال شاعر

قارئین اردو ادب کے لئے حکیم مومن خان مومن کی شخصیت کسی تعریف کی محتاج نہیں۔ ان کا یہ شعر؎

تم مرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

آج بھی زبان زد خاص و عام ہے۔ یہ شہرہ آفاق شاعر 1800ء میں سلطنت ہند کے دارالحکومت دہلی کے کوچہ چیلان میں حکیم غلام نبی کے ہاں پیدا ہوا۔ اسلاف مومن کشمیر کے شرفاء میں شمار ہوتے تھے وہ کشمیر سے ہجرت کر کے تقریباً 1761ء میں دہلی وارد ہوئے طبابت ان کا آبائی پیشہ تھا جس کی وجہ سے ان کو شاہی حکماء میں جگہ ملی۔ مومن کے والد بھی ایک حاذق طبیب تھے اور مذہب سے گہرا لگاؤ رکھتے تھے جس کی ایک وجہ شاہ عبدالعزیز محدث سے ان کے گہرے مراسم بھی تھے۔

مومن کی ابتدائی تعلیم رواج زمانہ کے مطابق گھر پر ہوئی بعد ازاں والد نے شاہ عبدالعزیز کی نگرانی میں دے دیا۔ ان کے علاوہ مومن نے شاہ عبدالقادر سے بھی فیض حاصل کیا۔ مومن کو خدا تعالیٰ نے کمال حافظہ عطا کیا تھا بقول محمد حسین آزاد "حافظہ کا یہ حال تھا کہ جو بات شاہ صاحب سے سنتے تھے فوراً یاد کر لیتے تھے۔ اکثر شاہ عبدالعزیز کا وعظ ایک دفعہ سن کر بعینہ اسی طرح ادا کر دیتے" (آب حیات 422)۔ غرض مبدء فیض نے جو ادراک اور بے مثال حافظہ مومن کو ودیعت کیا تھا مومن نے اس سے پورا فائدہ اٹھایا۔ اور عربی اور فارسی کی مروجہ تعلیم کے علاوہ طبابت، نجوم و رمل، شطرنج، موسیقی اور تعویذ نویسی میں بھی مہارت تامہ حاصل کی۔ وہ ایک حاذق طبیب تھے جلد ہی شہرت حاصل کر لی۔ غریبوں کا علاج مفت کرتے تھے لیکن مومن نے کبھی بھی طبابت کو بطور پیشہ استعلل نہ کیا اور نہ ہی اپنے دیگر علوم کو کمائی کا ذریعہ بنایا۔

مومن اک قناعت پسند انسان تھے انہوں نے "جو ہے بہت ہے" پر گذر بسر کی اور ہمیشہ آسودہ حال رہے وہ کبھی کسی کے دست نگر نہ ہوئے اور نہ کبھی تلاش معاش کی جستجو کی حتیٰ کہ امراء نے ان کو پیشکش بھی کی مگر ان کی غیور اور آزاد منش طبیعت نے اس کو قبول نہ کیا بلکہ وہ تمام عمر اپنی آبائی جائیداد سے ہونے والی آمدن پر گذارہ کرتے رہے۔

مومن کی زندگی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک پہلو دار شخصیت کے مالک تھے۔ ان کا تعلق ایک امیر خاندان سے تھا۔ وہ عاشق مزاج اور رنگین طبع شخص تھے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان پر مذہب کا بھی گہرا رنگ تھا اور ان سب چیزوں نے مل کر ان کی شخصیت میں اک حسن اور خوبی پیدا کر دی تھی۔ وہ بظاہر اک رند اور عاشق مزاج تھے لیکن دوستوں اور عزیزوں کے لئے ان کے پاس خلوص ہی خلوص تھا۔

عصر مومن ہر لحاظ سے سماجی و سیاسی ابتری کا شکار تھا ہر طرف انتشار اور افراتفری کا عالم تھا۔ زندگی کی اعلیٰ قدریں دم توڑ رہی تھیں انگریزوں کا تسلط ہو چکا تھا اور شہنشاہ ہند بہادر شاہ ظفر کی حیثیت شطرنج کے بادشاہ سے زائد نہ تھی ان تمام حالات کے باوجود مومن نے اپنی انفرادیت کو قائم رکھا حتیٰ کہ 52 برس کی عمر میں گھر کی چھت سے گرنے کے نتیجہ میں آنے والی ضربات سے اس شہرہ آفاق شاعر کی زندگی کا چراغ گل ہوا۔ غالب نے اپنے ایک خط بنام منشی نبی بخش حقیر میں مومن کی تاریخ وفات یکم شعبان 1268ھ بمطابق 21۔ مئی 1852ء بروز جمعہ لکھی ہے۔

بحیثیت شاعر مومن نے تمام اصناف شاعری پر طبع آزمائی کی ہے اور خوب کی ہے لیکن غزل کی صنف میں مومن نے کمال کیا ہے وہ حسن و عشق اور اس کے مختلف مسائل و واردات و کیفیات کا شاعر ہے اس کی غزل میں فلسفہ و تصوف کے مسائل نہیں ملتے۔ وہ خود کو حسن و عشق کے بیان تک محدود رکھتا ہے۔

غزل کی خصوصیات

تغزل جو غزل کی سب سے بڑی خوبی اور اس کی جان ہوتی ہے مومن کے ہاں بدرجہ اتم موجود ہے اس کی غزل میں نازک خیالی، معاملہ بندی، سوز و گداز کی کیفیات اور مضمون آفرینی دیگر شعراء سے نہایت اعلیٰ ہے۔ میرؔ، غالبؔ، مصحفیؔ، دردؔ و ناسخؔ وغیرہ کی اہمیت سے کون انکار کر سکتا ہے اور جو جو خوبیاں بھی کلام مومن میں پائی جاتی ہیں وہ تمام ہمیں اپنی کمال خوبصورتی کے ساتھ ان شعراء کے کلام میں بھی ملتی ہیں اور یہ شعراء اردو کا سرمایہ افتخار ہیں اور اردو غزل کے دامن کو وسعت بخشنے میں بھی ان کا بہت عمل دخل ہے مگر انہوں نے خود کو مومن کی طرح محض حسن و عشق تک ہی محدود نہیں رکھا اور یہی وجہ ہے کہ مومن کی غزل باوجود محدود ہونے کے اپنے اندر وسعت اور ہمہ گیری رکھتی ہے وہ دوسرے اردو شعراء کے ہاں شاذ کے طور پر ہے۔ ایک اور خوبی جو ہمیں غزل مومن میں ملتی ہے وہ ان کا غزل کے عام اشاروں کنایوں کے استعمال سے اجتناب ہے۔ وہ اپنے ذاتی تجربات کو غزل میں سموتا ہے۔ اس کی بلند خیالی، شدید احساس اور ذوق جمال نے اس کے تغزل میں چار چاند لگا دیئے ہیں۔

مومن نے اپنے تخلص کا استعمال جس خوبی سے کیا ہے شاید ہی کسی اور شاعر نے ایسا کیا ہو۔ اس نے اس رعایت لفظی سے رمز و کنایہ اور ایما کی اک حسین فضا پیدا کر دی ہے۔ یہ بھی صحیح ہے کہ اگر مومن کا تخلص لفظ مومن کے سوا کچھ اور ہوتا تو وہ ایسا نہ کر سکتے ملاحظہ ہو:-؎

اے تپ ہجر دیکھ مومن ہیں
ہے حرام آگ کا عذاب ہمیں

شکوہ کرتا ہے بے نیازی کا
تو نے مومن بتوں کو کیا جانا

عمر ساری تو کٹی عشق بتاں میں مومنؔ
آخری وقت میں کیا خاک مسلماں ہوں گے

مومن ایک قادر الکلام شاعر ہے وہ زبان پر پوری دسترس رکھتا ہے اور روز مرہ اور محاورہ کا استعمال ایسی استادانہ مہارت کے ساتھ کرتا ہے کہ وہ شعر ہی کا ایک جزو معلوم ہوتا ہے۔؎

کل تم جو بزم غیر میں آنکھیں چرا گئے
کھوئے گئے ہم ایسے کہ اغیار پا گئے

اس کے کلام میں لطیف ابہام بھی پایا جاتا ہے لیکن یہ ایسا نہیں ہوتا کہ قاری اس کی بھول بھلیوں میں کھو جائے بلکہ اس میں ایسے قرائن و الفاظ بھی ہوتے ہیں کہ قاری کچھ دیر کی سوچ بچار کے بعد اصل بات کی تہہ تک پہنچ جاتا ہے اور خوب محظوظ ہوتا ہے۔ دیکھیئے مومن کس خوبصورتی سے کہتا ہے؎

وصل میں احتمال شادی مرگ
چارہ گر درد لا دوا ہے عشق

مومن اپنے مطلب کی بات کو اس خوبی سے ادا کرتا ہے کہ مخاطب اس کو اپنا ہی فائدہ سمجھتا ہے۔؎

ہے دوستی تو جانب دشمن نہ دیکھنا
جادو بھرا ہوا ہے تمہاری نگاہ میں

کلام مومن میں ہمیں طنز و ظرافت بھی ملتی ہے لیکن مومن کا طنز عامیانہ اور مبتذل ہرگز نہیں بلکہ بہت ہی لطیف اور شاندار طنز ہے ملاحظہ ہو:-؎

کس دن تھی اس کے دل میں محبت جواب نہیں
سچ ہے کہ تم عدو سے خفا بے سبب ہوئے

مجلس میں مرے ذکر کے آتے ہی اٹھے وہ
بدنامیٔ عشاق کا اعزاز تو دیکھو

اور لطافت آمیز ظرافت کا اظہار کچھ اس طرح کرتا ہے کہ؎

اب تو مر جانا بھی مشکل ہے ترے بیمار کو
ضعف کے باعث کہاں دنیا سے اٹھا جائے ہے

مومن کی ایک اہم خصوصیت اس کی معاملہ بندی ہے لیکن وہ اس معاملے میں جرأت کی طرح بیباک نہیں ہوتا بلکہ متانت، سنجیدگی اور وقار کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیتا وہ تمام واقعات کو نہایت مہذب اور لطیف پیرایہ میں ادا کرتا ہے۔ وہ الفاظ کا استعمال اس مہارت سے کرتا ہے کہ اک طلسمی فضا پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے الفاظ کی سادگی، صفائی اور صحت اس کے کلام کو بام عروج پر پہنچا دیتی ہے۔

مومن کی معاملہ بندی کی ایک حسین مثال اس کا یہ شعر ہے:-؎

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی یعنی وعدہ نباہ کا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

مومن کے کلام میں وہ سب کچھ بدرجہ اتم موجود ہے جو کسی حقیقی اور بڑے شاعر کے کلام میں ہونا چاہئے لیکن غالب کی طرح مومن کو بھی زمانہ کی ناقدر شناسی کا شکوہ رہا جس کا اظہار ان کے اردو قصائد میں ہمیں نظر آتا ہے۔ وہ کہتا ہے:-؎

ملے ہیں خاک میں کیا کیا مرے علوم و فنون
خدا کسی کو نہ دے ایسے طالع معکوس

مومن کی ایک خاص بات یہ ہے کہ وہ حقیقت نگاری سے کام لیتا ہے جو کچھ وہ کہتا ہے کرتا بھی ہے وہ وہی بات زبان پر لاتا ہے جو اس کے دل میں گزرتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کی غزل میں شگفتگی اور شادابی نظر آتی ہے۔ زبان میں سادگی، صفائی و شیرینی ہے غرض معنی آفرینی اور جدت بیان کے لحاظ سے اردو میں کم شعرا مومن کے پایہ کے گزرے ہیں جنہوں نے خود کو حسن و عشق کے موضوعات تک محدود رکھ کر اتنی بلند پایہ شاعری کی ہو۔ اگر غالب نے؎

تم مرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

سن کر اپنا پورا دیوان دینے کا کہا تھا تو کچھ ایسا غلط بھی نہیں کہا تھا (اس سے مومن کے کلام کی خوبی پر بھی روشنی پڑتی ہے) کیونکہ مومنؔ ندرت بیان میں بھی واضح مقام رکھتا ہے۔ ملاحظہ ہو؎

مانگا کریں گے اب سے دعا ہجر یار کی
آخر کو دشمنی ہے دعا کو اثر کے ساتھ

مضمون کے آخر پر اسی شاعر معجز بیاں کے کلام کا نمونہ پیش خدمت ہے:-؎

ہم داد کے خواہاں ہیں نہیں طالب زر کچھ
تحسین سخن فہم ہے مومنؔ صلہ اپنا

ہم جان فدا کرتے گر وعدہ وفا ہوتا
مرنا ہی مقدر تھا وہ آتے تو کیا ہوتا

ہنس ہنس کے وہ مجھ سے ہی میرے قتل کی باتیں
اس طرح سے کرتے ہیں کہ گویا نہ کریں گے

بیمار اجل چارہ کو گر حضرت عیسیٰؑ
اچھا بھی کریں گے تو کچھ اچھا نہ کریں گے

اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا
رنج راحت فزا نہیں ہوتا

تم ہمارے کسی طرح نہ ہوئے
ورنہ دنیا میں کیا نہیں ہوتا

چارۂ دل سوائے صبر نہیں
سو تمہارے سوا نہیں ہوتا

تم مرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

عہدے کے اعتبار سے شب یلدا' اور پاکیزگی طبع و شرافت نفس کے نقطہ نظر سے صبح صادق!....... وہ شدت کے ساتھ دین دار تھے......"

میرا بیان

اور اب آخر میں مشہور براڈ کاسٹر جناب اخلاق احمد دہلوی کی کتاب "میرا بیان" کا بیان جس میں احمدی ادیب قمر اجنالوی کے تاریخی ناول پر تبصرہ ہے۔ "قمر اجنالوی دریا کو کوزے میں بند کرنے کی بجائے کوزہ میں سے دریا نکالتے ہیں"....... "اصل میں وہ قلم ہی ایسے موضوع پر اٹھاتے ہیں جس میں ڈوب کر اور اس کی تہ میں پہنچ کر یہ آپ کے لئے موتی رول سکیں"....... "ان کی تحریر میں وہ گرفت اور موہنی ہے جو آپ کو پکڑ کر بٹھا لیتی ہے...... جناب قمر اجنالوی ایک معتبر مورخ اور محقق ہیں۔" (صفحہ 147-153 جستہ جستہ) قمر اجنالوی صاحب کے تاریخی ناول تو مشہور تھے ہی ان کا ایک لاجواب شعر بھی سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر میں زندہ ہے۔ آپ نے حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں اپنا آپ پیش کیا تو ساتھ ہی ایک نظم عرض کی جس کی زمین تھی۔

مرے محبوب نذر نوجوانی لے کے آیا ہوں

شعر ہوا

سنا ہے آگ اور پانی کبھی یکجا نہیں ہوتے
میں دل میں آگ اور آنکھوں میں پانی لے کے آیا ہوں۔

اس شعر کی گرفت اتنی تھی کہ اس واقعہ کے چالیس برس بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جرمنی میں قمر صاحب سے یہ شعر سنا تو فرمایا کہ جس مجلس میں آپ نے یہ شعر حضرت صاحب کو سنایا تھا وہ مجھے یاد ہے اور یہ شعر بھی اب تک یاد تھا۔

☆......☆......☆......☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر 32187 میں رانا آصف محمود والد رانا محمد افضل قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 28/22 دارالیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 99-1-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رانا آصف محمود 28/22 دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 لیاقت علی انجم 23/9 دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد اکبر 19/17 محلہ دارالیمن وسطی ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32188 میں شازیہ قانتہ بنت چوہدری لطیف احمد شاہد کاہلوں قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 141 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-8-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/8 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی کانٹے وزنی چھ ماشہ مالیتی-/3200 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شازیہ قانتہ کوارٹر 141 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 لطیف احمد کاہلوں وصیت نمبر 15518 والد موصیہ گواہ شد نمبر2 محمود احمد وصیت نمبر 16522۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32189 میں سعدیہ قانتہ بنت چوہدری لطیف احمد کاہلوں قوم جٹ کاہلوں پیشہ طالب علمی عمر 19 سال 9 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 141 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-8-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی انگوٹھی 1/2 تولہ مالیتی-/2500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سعدیہ قانتہ کوارٹر 141 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 لطیف احمد شاہد وصیت نمبر 15518 والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمود احمد وصیت نمبر 16522۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32190 میں امتہ الحی زوجہ لقمان محمد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مجاہد آباد کالونی ضلع ڈیرہ غازی خان حال کوارٹر نمبر 52 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-7-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی 7 تولہ 8 ماشہ 3 رتی مالیتی-/36000 روپے۔ 2۔ زیورات چاندی ساڑھے آٹھ تولہ مالیتی-/945 روپے۔ 3۔ حق مہر-/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الحئی کوارٹر نمبر 52 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 طیب عرفان طاہر آباد کالونی ڈیرہ غازی خان گواہ شد نمبر2 سلطان محمد

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32191 میں صدیق احمد طاہر واہلہ ولد ظہور احمد واہلہ قوم واہلہ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر جنوبی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-2-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد صدیق احمد طاہر 8/13 دارالصدر جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر1 صوبیدار چوہدری صلاح الدین وصیت نمبر 4889 گواہ شد نمبر 2 حافظ عبدالاعلی طاہر وصیت نمبر 26603۔

مسل نمبر 32192 میں حافظ محمد نصراللہ جان ولد نذر محمد کھوکھر قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-12-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/520 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حافظ محمد نصراللہ جان 12/4 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر1 نذیر محمد کھوکھر وصیت نمبر 19212 والد موصی گواہ شد نمبر2 مقبول احمد ظفر احمد وصیت نمبر 28489 جامعہ احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر 32193 میں نصرت جہاں بیگم زوجہ مرزا محمد اسماعیل صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/30 دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 99-2-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر-/2000 روپے۔ 2۔ ترکہ والد مرحوم مکان برقبہ 5 مرلہ مالیتی-/100000 روپے۔ جس کے وارث 6 بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ 3۔ ترکہ والد مرحوم زرعی زمین 128 کنال مالیتی-/800000 روپے جس کے شرعی وارث 6 بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ زیورات طلائی وزنی 9 تولہ مالیتی-/54000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از والدین مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت جہاں 5/30 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر1 مرزا محمد اسماعیل دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر2 خورشید احمد وصیت نمبر 10605 دارالبرکات ربوہ۔

مسل نمبر 32194 میں پروفیسر خلیل احمد ولد چوہدری نادر علی مرحوم قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 11/4 دارالنصر غربی ب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 99-2-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ 10 کنال نہری واقع چک نمبر 185/ر-ب ضلع فیصل آباد مالیتی-/50000 روپے۔ 2۔ زرعی زمین برقبہ 14 کنال واقع چک نمبر 108/ر-ب ضلع فیصل آباد مالیتی-/55000 روپے۔ 3۔ پرائز بانڈ مالیتی-/100000 روپے۔ 4۔ پلاٹ برقبہ 10 مرلہ نمبر 17/5 واقع محلہ باب الابواب ربوہ مالیتی-/80000 روپے۔ 5۔ [illegible] 20 [illegible] مالیتی-/2000 روپے۔ شوگر ملز سے سالانہ آمد-/3000 روپے ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/14767 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ-/8000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد پروفیسر خلیل احمد 11/4 دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 جلیل احمد 11/4 دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر2 وسیم احمد ولد خلیل احمد ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احمد صاحب نظام مرحوم جو مکرم عباس احمد خان نظام فریج ہاؤس گولبازار ربوہ کی والدہ ہیں آج کل بعارضہ فالج بیمار ہیں اور طبیعت کافی ناساز ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترم پروفیسر راجہ نصراللہ خان صاحب کی والدہ محترمہ آج کل راولپنڈی میں بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے C M H میں علاج ہونے کے بعد گھر آچکی ہیں۔ موصوفہ کی مکمل صحت یابی و درازی عمر کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم صفوان احمد ملک صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل کی اہلیہ محترمہ سعدیہ تسنیم ملک صاحبہ جو کہ مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان ریٹائرڈ انسپکٹر وقف جدید کی بہو ہیں کافی عرصہ سے علیل ہیں۔ ان کا بڑے اپریشن سے بیٹا ہوا تھا جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے آج کل بچے کی بھی طبیعت ٹھیک نہیں۔ احباب جماعت سے بچے اور اس کی والدہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد نے مندرجہ ذیل پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1- B.Sc آنرز۔ کمپیوٹر سائنس

2- M.Sc۔ کمپیوٹر سائنس۔

3- BBA و MBA

4- MBA (انفارمیشن ٹیکنالوجی)

داخلہ فارم وغیرہ ادارہ سے 350 روپے کے عوض یا بذریعہ ڈاک 400 روپے کے عوض دستیاب ہیں۔ تمام پروگراموں میں داخلہ سے قبل داخلہ ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 31۔ جولائی 99ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الفضل کے پرانے پرچوں کی ضرورت

○ جن احباب یا جماعتوں کے پاس روزنامہ الفضل کے 1950ء سے پہلے کے پرچے ہوں اور وہ دفتر الفضل کو عطیہ کے طور پر دے سکتے ہوں ان سے گذارش ہے کہ وہ یہ پرانے شمارے الفضل کو عطا فرما کر ممنون فرمائیں۔ جملہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ اس پر توجہ فرمائیں۔

(ایڈیٹر)

مخیّر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیّر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

بقیہ صفحہ 2

ہے کہ احمدیوں کو اپنے مرحومین کی تدفین کے لئے جگہ مل گئی ہے۔ اس نے لکھا کہ شروع میں Riverstone کے نئے قبرستان میں احمدیوں کو علیحدہ جگہ نہیں دی گئی تھی بلکہ ان کو عام مسلمانوں کے قبرستان کو استعمال کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا۔ احمدیوں کو تو اس پر کوئی اعتراض نہ تھا لیکن مسٹر علی راوڈ چیئرمین آسٹریلین اسلامک کونسل نے اس پر اعتراض کیا کہ احمدی صحیح مسلمان نہیں ہیں۔ اس پر جماعت کے نمائندہ نے کہا کہ کونسل کے افسران نے ہمیں قبرستان کے لئے اسی احاطہ میں علیحدہ بلاک دینے پر رضامندی ظاہر کردی ہے جو ہمیں منظور ہے۔

آگے اخبار مذکور لکھتا ہے کہ گذشتہ صدی کے آخر پر حضرت مرزا غلام احمد نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا جس نے آخری زمانہ میں ظاہر ہونا تھا۔ احمدیوں کے امیر نے کہا کہ اس عقیدہ کی وجہ سے احمدی بعض ملکوں میں تعذیب کا نشانہ بنتے ہیں جیسے پاکستان اور سعودی عرب میں۔"

(بلیک ٹاؤن ایڈووکیٹ '10- مارچ 1999ء)

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 11- جون 99ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

واجپائی نے کلنٹن سے کہا

امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے خبر دی ہے کہ بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے صدر کلنٹن کو کہا ہے کہ اگر کارگل خالی نہ ہوا تو پاکستان پر حملہ کردیں گے۔ ستمبر کے اوائل میں برف باری کی وجہ سے سری نگر 'دراس' کارگل روڈ بند ہو جائے گی بھارت اس سے پہلے پہلے یہ سڑک کلیئر کرنا چاہتا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ بھارتی سپاہیوں کی لاشوں سے بھرے تھیلے جب پہاڑوں سے نیچے شہروں میں آتے ہیں تو حکومت عوامی دباؤ کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

نیوزویک کا تبصرہ

بین الاقوامی جریدے نیوزویک نے کہا ہے کہ کارگل کی جنگ بھارت کو بہت مہنگی پڑ رہی ہے۔ پاکستان نے فتح تو حاصل کرلی لیکن اسے اس کی سفارتی قیمت ادا کرنا پڑ رہی ہے دونوں ملکوں کے پاس موجود ایٹمی ہتھیار مکمل جنگ چھڑنے کے امکانات کی نفی کرتے ہیں۔

ترکی میں کردوں کے شدید مظاہرے

کرد لیڈر عبداللہ اوجلان کی حمایت میں ترکی میں کردوں نے شدید مظاہرے کئے۔ امریکی سفارت خانے پر پتھراؤ کیا۔ مظاہرین کی پولیس کے ساتھ جھڑپیں ہوئیں غیر ممالک میں بھی ترک سفارت خانوں پر سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔ دوسری طرف ترکی میں کردوں اور عبداللہ اوجلان کے خلاف بھی سخت مظاہرے شروع ہوچکے ہیں۔

روس کی بھیانک غلطی

سابق روسی وزیر دفاع پاول گراشیف نے کہا ہے چیچنیا کی جنگ روس کی بھیانک غلطی تھی۔ پاول گراشیف کو روسی صدر بورس یلسن نے چیچنیا کی جنگ میں ملوث دیگر حکام سمیت 1996ء میں صدارتی انتخابات سے قبل معزول کردیا تھا۔ واضح رہے کہ مٹھی بھر مسلمانوں کی کاکیشیائی ریاست سے جنگ میں روس کو عبرت ناک شکست کھانا پڑی تھی۔

چلی کے سابق آمر کے ہولناک مظالم

چلی کے سابق فوجی آمر جنرل آگسٹو پنوشے کے دور میں ہزاروں قیدیوں کو پہاڑوں اور سمندروں میں گرا کر ہلاک کردیا گیا۔ ان افراد کو ہیلی کاپٹروں کے ذریعے دریاؤں اور برف پوش پہاڑوں پر زندہ پھینک دیا جاتا۔

نائیجیریا میں نسلی فسادات

شمال مشرقی ریاست "ترابا" میں دو نسلی گروہوں ٹیوس اور فولاس کے درمیان شدید فسادات بھڑک اٹھنے سے 28۔ افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے خدشہ ہے کہ مرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

مسلمان مغرب سے نفرت ختم کریں

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ مسلمان اور مغربی اقوام آپس میں دوریاں ختم کریں۔ دنیا ایک گلوبل ویلج بن گئی ہے۔ مسلمان مغرب سے نفرت ختم کرکے ایک دوسرے کی تہذیب و ثقافت کو کھلے دل سے تسلیم کریں۔

ایران کے یہودیوں کا معاملہ

ایران نے امریکہ اور اسرائیل کا دباؤ مسترد کردیا ہے اور یہودیوں کو 'جن کو وہ جاسوس قرار دیتا ہے' خفیہ ایجنسیوں کے حوالے کردیا ہے۔ یہ افراد ایران اور اس کی فوج کے متعلق جاسوسی کے الزام میں گرفتار کئے گئے تھے۔ ایران کا کہنا ہے کہ وہ مکمل تحقیق اور تفتیش کے بغیر ان کو رہا نہیں کرسکتا۔

ایران میں روس کے ایٹمی پلانٹ

روس ایران میں 3۔ ایٹمی پاور پلانٹس لگانے کے لئے مذاکرات کرے گا۔ امریکہ اور اسرائیل کے دباؤ کے باوجود روسی وزیراعظم نے ایران کے ساتھ مذاکرات شروع کرنے کی ہدایت کردی۔ روس کا کہنا ہے کہ امریکہ کی مخالفت بے جا ہے صرف سول مقاصد کے لئے ایران کی ایٹمی مدد کر رہے ہیں۔

کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا کا مطالبہ

بھارتی کمیونسٹ پارٹی نے اپنی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ پاکستان کے خلاف جنگ سے باز رہے۔ پارٹی نے وزیر دفاع جارج فرنانڈس کو موقع پرست قرار دیا اور کہا کہ یہ لوگ اقتدار کے لئے بھارت کو جنگی جنون میں دھکیل رہے ہیں۔ بی جے پی نے بھارت کی خارجہ پالیسی تباہ کردی ہے۔

امریکہ میں شدید بارشیں سیلاب

امریکہ کے وسطی اور جنوبی علاقوں میں شدید بارشوں اور سیلاب سے زندگی مفلوج ہو گئی ہے۔ نشیبی علاقوں کے لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچا دیا گیا ہے۔

5۔ سفارت خانے دوبارہ کھل گئے

امریکہ نے اپنے 5 سفارت خانے دوبارہ کھول دیئے ہیں۔ یہ سفارت خانے افریقہ کے ممالک میں واقع ہیں۔ اسامہ بن لادن کے حملوں کے خوف سے ان سفارت خانوں کو بند کردیا گیا تھا۔

اوجلان کو موت کی سزا

کرد لیڈر عبداللہ اوجلان کو ترکی کی ایک عدالت نے موت کی سزا سنائی ہے۔ ان پر غداری اور ہزاروں افراد کی ہلاکت کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ اس فیصلے کے خلاف اپیل نہ کی گئی تو کرد لیڈر کو پارلیمنٹ کی توثیق اور صدر کی منظوری کے بعد سزائے موت دے دی جائے گی۔ عدالت میں اوجلان نے آخری بیان میں کہا کہ فیصلے پر عمل درآمد کی صورت میں 5 ہزار کرد میرے نام پر مرمٹیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : یکم۔ جولائی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 31 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 درجے سنٹی گریڈ
یکم۔جولائی۔ غروب آفتاب۔ 7-21
2۔جولائی۔ طلوع فجر۔ 3-23
2۔جولائی۔ طلوع آفتاب 5-04

دورۂ چین کے مقاصد

دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ دورۂ چین کے مقاصد حاصل ہو گئے ہیں۔ وزیراعظم کا دورۂ چین دنیا کے لئے واضح پیغام ہے۔ چینی رہنماؤں نے کارگل کے بارے میں پاکستان کا دعویٰ مسترد نہیں کیا۔ صلاح مشورے جاری رہیں گے۔ چین نے پاکستانی تجاویز اور اقدامات کی بھرپور حمایت کی ہے۔

نواز شریف کی چینی صدر سے ملاقات

وزیراعظم نواز شریف نے چین کے صدر اور پارلیمنٹ کے سپیکر سے ملاقاتیں کیں۔ چینی صدر نے کہا کہ آزمائش کی ہر گھڑی میں دوستی نبھائیں گے۔ چینی وزارت خارجہ نے کہا کہ صورت حال کو خراب ہونے سے بچانے کے لئے دونوں ملک فوری طور پر مذاکرات کریں۔

واجپائی کو فون نہیں کیا

دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ وزیراعظم نے چین سے بھارتی وزیراعظم واجپائی کو فون نہیں کیا۔ دورۂ امریکہ کا فی الحال کوئی متفقہ پروگرام نہیں۔

بزدل دشمن کا وحشیانہ انتقام

بھارت نے انتقامی کارروائی کرتے ہوئے وحشیانہ انداز میں کشمیری مجاہدین کے 18- اہل خانہ کو شہید کر دیا۔ بھارتی راشٹریہ رائفلز نے آدھی رات کو مقبوضہ پونچھ میں حزب المجاہدین کے اہل خانہ پر قیامت ڈھادی۔

مجاہدین کی کارروائی

ٹائیگر اور جبر ہلز پر بھارت نے شب خون مارا اس جگہ گھمسان کی جنگ ہوئی۔ مجاہدین اور بھارتی فوج کے درمیان دست بدست لڑائی ہوئی۔ بھارتی ترجمان نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے ٹائیگر ہلز کو تین اطراف سے گھیر لیا ہے۔ رات کو فضائی حملوں سے مجاہدین کو بھاری نقصان پہنچانے کا بھی دعویٰ کیا گیا۔ حملوں میں میراج اور مگ جیٹ طیارے استعمال کئے گئے۔

پاکستان عراق نہیں

پاک فوج کے ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان کو عراق یا یوگوسلاویہ نہ سمجھا جائے۔ بھارت مکمل جنگ شروع کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ وہ اب تک گیارہ ناکام حملے کر چکا ہے۔ امریکی جرنیل ہمیں سمجھا کر نہیں بلکہ کچھ سمجھ کر گیا ہے۔ ہماری پوزیشن مستحکم ہے۔ بھارت نے آٹھ ماہ قبل بھی کنٹرول لائن کو عبور کرنے کا پروگرام بنایا تھا۔ بھارتیوں کی لاشیں کارگل کے اردگرد کے جنگلوں میں بکھری پڑی ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ مجاہدین کا تعلق عرب ممالک اور امریکہ سے ہے۔

پاکستانی سفارت کار کی وطن واپسی

بھارت میں تشدد کا شکار ہونے کے بعد نکالے جانے والے پاکستانی سفارت کار مسٹر دل فیاض لاہور پہنچ گئے۔ ان کی حالت خراب ہے لہٰذا انہیں ہسپتال داخل کر دیا گیا ہے۔ ان کی ریڑھ کی ہڈی پر ضرب آئی ہے اور پیشاب میں خون آرہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 27- جون کو دہلی ریلوے اسٹیشن سے بارہ افراد نے اغوا کیا اور مارتے پیٹتے سی بی آئی سنٹر غازی آباد لے گئے اور بدبودار تہہ خانے میں ایک گھنٹہ تک مارتے رہے۔ اور کہتے رہے کہ جاسوسی کرنے کے اعتراف کر لو۔

بی بی سی کا تبصرہ

برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی نے کہا ہے کہ وزیراعظم نواز شریف کا دورہ چین کامیاب رہا۔ دورے کو مختصر کر کے جلد وطن واپس جانے کے فیصلے پر مختلف قیاس آرائیاں کی جارہی ہیں۔

ٹیلی فون کے نرخوں میں اضافہ

حکومت نے لوکل ٹیلی فون کال، نئے کنکشن اور لائن رینٹ کی شرح میں اضافہ کر دیا ہے۔ جبکہ اندرون ملک کالیں سستی کر دی گئی ہیں۔ ماہانہ کرایہ 235 روپے اور نئے کنکشن کے اخراجات 4390 روپے ہونگے۔

چین ہر مشکل میں ساتھ دے گا

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ چین ہر مشکل وقت میں ہم سے تعاون کرے گا۔ مگر خدا کرے جنگ نہ ہو۔ وزیراعظم نے دورہ مختصر نہیں کیا بلکہ شیڈول پہلے ہی بدل گیا تھا۔

اگست سے پہلے حملے کی توقع

پاک فوج کے ترجمان نے کہا ہے کہ کسی کو غلط فہمی ہے تو دور کر لے کارگل ہرگز خالی نہیں کریں گے۔ بھارت اگست سے پہلے حملہ کر سکتا ہے۔ پاک بھارت سرحد پر 8 ڈویژن اور کنٹرول لائن پر 5 ڈویژن بھارتی فوج لگادی گئی ہے۔

نواز کلنٹن ملاقات کا امکان نہیں

وائٹ ہاؤس کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ کشمیر کے حوالے سے نواز شریف اور صدر کلنٹن کے درمیان ملاقات کا کوئی امکان نہیں۔ صدر کلنٹن کے دورہ پاک بھارت کا انحصار ایٹمی عدم پھیلاؤ کے بارے میں پیش رفت پر ہے۔

شادی آرڈیننس میں ترمیم

صدر نے شادی آرڈیننس میں ترمیم کر دی ہے اب شادیوں پر کھانا کھلانے والوں کو ایک ماہ قید اور ایک سے 5 لاکھ تک جرمانہ کیا جاسکے گا۔ اب اس کی شکایت صرف مجسٹریٹ درجہ اول کے روبرو ہو سکے گی۔ خدمت اور احتساب کمیٹیوں سے جرم کے مرتکب افراد کے خلاف شکایت کا حق واپس لے لیا گیا ہے۔

روجھان میں گندا پانی پینے سے 12-ہلاک

ڈیرہ غازی خان کے علاقے روجھان میں مضر صحت پانی پینے سے 12- افراد ہلاک ہو گئے۔ درجنوں اسہال میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ صاف پانی نہ ملنے کی وجہ سے لوگ جوہڑوں کا پانی پینے پر مجبور ہیں۔

پاک بھارت خفیہ مذاکرات

امریکی دباؤ پر شروع کی گئی خفیہ ڈپلومیسی کو بھارتی ہائی کمیشن نے خفیہ نہ رہنے دیا اور نیاز اے نائیک کی دہلی روانگی کی خبر پھیلا دی۔ نیاز اے نائیک خصوصی طیارے میں دہلی پہنچے تو بھارتی حکام نے اپنے صحافیوں کو ان کا جہاز دکھا دیا۔ اس سے پہلے واجپائی کے نمائندے راجیش مشرا اسلام آباد آچکے ہیں۔ خبر دینے کا مقصد یہ تاثر دینا تھا کہ پاکستان جنگ سے بچنے کے لئے خفیہ سودا بازی کرنا چاہتا ہے۔ سفارتی حلقے اسے اپوزیشن کے واجپائی پر دباؤ کا نتیجہ قرار دے رہے ہیں۔

کواپریٹو کیس میں فیصلہ محفوظ

سپریم کورٹ نے کواپریٹو کیس میں فیصلہ محفوظ کر لیا۔ عدالت عظمیٰ نے لیکویڈیشن بورڈ کی کارکردگی پر عدم اعتماد کا اظہار کیا اور کہا کہ اس میں ریٹائرڈ فوجی بھرتی کئے جائیں۔ بورڈ کا سٹاف قانونی مشیر کی غلط رہنمائی کر رہا ہے۔ صرف سیکرٹری بدلنے سے کام نہیں چلے گا سارا سٹاف بدلا جائے۔

سرتاج عزیز اسلامی کانفرنس میں

وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے برکینا فاسو میں اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کشمیر کے مسئلے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے ترکی برونائی سعودی عرب اور دوسرے اسلامی ملکوں کے وزرائے خارجہ سے الگ الگ ملاقاتیں کیں۔

طلباء کو گولڈ میڈل

وزیر اعلیٰ شہباز شریف نے میٹرک کے امتحان میں اعلیٰ پوزیشنیں حاصل کرنے والوں کو گولڈ میڈل عطا کئے۔ طلباء کو پہلی دفعہ اصلی گولڈ میڈل دیئے گئے۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
فون دوکان 212837-رہائش 212175-اقصیٰ روڈ ربوہ

جنرل سٹور برائے فروخت
بہترین حالت میں چلتا ہوا جنرل سٹور فروخت کیلئے دستیاب ہے۔ خواہشمند احباب فوری رابطہ کریں۔
وقار جنرل سٹور محسن مارکیٹ
فون نمبر 212868 اقصیٰ روڈ ربوہ

برقعوں پر شاندار سیل
ہمارے ہاں نت نئے ڈیزائنوں اور نئے رنگوں اور فینسی ورائٹی میں برقعے، کوٹ برقعے اور لیڈیز سوٹ تیار اور ان سلے برقعوں کا کپڑا اور ان سلے لیڈیز سوٹ کڑھائی والے دستیاب ہیں۔ اعلیٰ کوالٹی اور اعلیٰ سلائی کی وجہ سے ہمارے برقعے اور سوٹ بیرون ملک بھی پسند کئے جاتے ہیں۔ سیل محدود مدت کے لئے ہے۔
ورائٹی اور اعتماد کا نام ایم اشرف کلاتھ اینڈ ریڈی میڈ گارمنٹس گولبازار ربوہ
فون نمبر 211365 گھر 211368

لندن جانے والے افراد کیلئے خوشخبری
ہم کراچی، لاہور، اسلام آباد تا لندن اور واپسی کے خصوصی رعائتی ہوائی ٹکٹ مہیا کرتے ہیں۔ لندن جانے والے دوست ہم سے جلد رابطہ کریں۔ نیز تمام بیرون ملک ارزاں ہوائی ٹکٹوں اور سفری انتظامات کے سلسلہ میں بھی ہماری خدمات ہمہ وقت حاضر ہیں۔
سلک ویز ٹریول اینڈ ٹورز- 3-گوندل پلازہ فضل الحق روڈ بلیو ایریا- اسلام آباد
فون 270987 - فیکس 277738